OPEN ACCESS
Al-Nasr
ISSN (Online): 2958-9398
ISSN (Print): 2959-1015
https://alnasrjournal.com/

Al-Nasr, Volume 1, Issue 1 (January-June 2022)

امریکہ میں اسلام کی تاریخ واشاعت: ایک مطالعہ
(A Study of the History and Spread of Islam in United States)

Muhammad Yousaf
Doctoral Candidate Islamic Studies, Sargodha University, Sargodha
Dr. Sajid Iqbal
Assistant Professor of Islamic Studies, Sargodha University, Sargodha
Dr. Sohail Akhtar
Lecturer, Department of History, Ghazi University, Dera Ghazi Kahan

Abstract

Da'wah and preaching is one of the important teachings of Islam. It provokes its followers to convey its message to the whole of humanity. In this context, Muslims have been striving to spread it to different individuals and nations from the very beginning. Numbers of works have been done on the spread of Islam in different areas of the world. This article is a study of the history and spread of Islam in United States of America. It discovers that Chinese, Hispanics and African Muslims came to America before Christopher Columbus. They kept relations here according to their rituals and did trade. Columbus discovered America in 1492 with a crew in which Muslim astronomers were present. In 16th and17th's centuries, the black people of North Africa were captured and brought to America as slaves in whom 30% were Muslims. Islam got solid identification in USA due to these African slaves. Some of them were Islamic scholars and have relation to royal families. A strong white inviter to Islam, was Alexander Russell Web (1846-1916), who accepted Islam in (Manila) Philippines in 1886, working as diplomat of America. He announced in 1893 on national and international platforms that Islam is the best religion in the whole world. First Muslim mosque

CC BY

was built in U.S in1886 in Lowa and the 2nd was in1890 in North Dakota. 19 mosques were there in this country till 1930. Black Muslim leaders like Elijah Muhammad, his son Warith Deen Muhammad and FaraKhan played important role in organizing black Muslims and Nation of Islam. Due to NOI, Malcolm X and Muhammad Ali boxer and Mike Tyson accepted Islam. Immigrated Muslims came to U.S from 1865 and onward and founded lot of Islamic centers, mosques, organizations and educational institutions. In modern-day America immigrated Muslims have been playing effective role in every sphere of American life. Along with tracing the history of the advent of Islam in United States, the present article hints at a brighter future for Islam and Muslims in this country.

Key Words: Islam, America, Muslims, history, propagation

تمہید

اسلام ایک تبلیغی اور دعوتی دین ہے۔ اس میں یہ واضح ہدایات دی گئی ہیں کہ اس کے ماننے والے اسے دیگر اقوام اور دوسرے مذاہب کے ماننے والوں تک پہنچائیں۔ اس تناظر میں اہلِ اسلام شروع ہی سے اسے مختلف افراد و اقوام تک پہنچانے کی جد وجہد کرتے رہے ہیں۔ مختلف دور دراز ممالک میں بسنے والے انسانوں تک اسلام کا پیغام پہنچنے کے مختلف محرکات و عوامل رہے ہیں۔ اس حوالے سے تاریخی و واقعاتی شواہد اکٹھے کیے جائیں تو مختلف علاقوں میں اسلام کی ترویج و اشاعت کی دل چسپ، معلوماتی اور تاریخی و عصری اہمیت کی حامل روداديں سامنے آتی ہیں۔ محققین نے اس ضمن میں کئی حوالوں سے دادِ تحقیق دی ہے؛ کسی نے ایشیا، کسی نے یورپ، کسی نے افریقہ اور کسی نے مجموعی طور پر مختلف علاقوں میں اسلام کی آمد اور اشاعت پر لکھا ہے۔ راقم نے اپنے پی ایچ ڈی کے مقالے کا موضوع امریکہ میں اشاعتِ اسلام کی سرگرمیوں کو بنایا۔ یہ سطور راقم کے اسی کام کا ایک حصہ ہیں، جن میں اختصار کے ساتھ زیر نظر موضوع سے متعلق حقائق کو سامنے لانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس ضمن میں یہ اسلوب اختیار کیا گیا کہ امریکہ میں اسلام کی تاریخ اور اشاعت کے حوالے سے مختلف ذیلی عنوانات کے تحت مستند مآخذ کی روشنی میں شروع سے لے کر عصرِ حاضر تک کے حقائق و واقعات پیش کیے جائیں۔

امریکہ میں مسلمانوں کی موجودگی کے ابتدائی شواہد

اس بات کے قوی شواہد ہیں کہ مسلمان، کرسٹوفر کولمبس(1506-1451) [1] کی جنوبی امریکہ آمد(1492ء) سے پانچ سو سال پہلے، اس علاقے میں رہایش پذیر تھے۔[2] عرب جغرافیہ دانوں کی تحقیق کے مطابق اسلام بارھویں صدی عیسوی میں جنوبی

[1] کولمبس نے زمین اور ستاروں کے ان نقشوں کا مطالعہ کیا جو مسلمان ماہر فلکیات نے بنائے تھے حتی کہ کولمبس کے بحری جہاز کے عملے میں مسلمان نقاش بھی تھے، جو سپین سے تعلق رکھتے تھے۔ کولمبس اپنے بحری قافلے کے ساتھ 1492ء میں امریکی جزیرے کیریبین(Caribbean) اترا۔ یوں یہ سفر امریکہ کی دریافت پر منتج ہوا۔

امریکہ آیا۔ کیتھرین البانیز کے مطابق سپین وپرتگال سے مسلمان اجداد دس صدیاں پہلے جنوبی امریکہ میں آئے اور1150ء میں برازیل کے ساحل پر اترے:

> According to Arab geographers, Muslim ancestors from Spain and Portugal landed in South America as long ago as the tenth century and on the cost of Brazil by 1150.[3]

اسماء گل حسن کے نزدیک بھی مسلمانوں نے کولمبس سے پہلے امریکہ دریافت کیا۔ان کے مطابق کئی لوگ یہ شواہد جان کر حیران ہوتے ہیں کہ مسلمانوں نے شمالی امریکہ کی طرف 1178ء میں سفر کیا اور شمالی امریکہ دریافت کیا،ہو سکتا ہے اس سے پہلے ہو...اور جی ہاں، یہ کولمبس سے پہلے وقوع پذیر ہوا:

> Many are surprised to learn of evidence that suggests that Muslims sailed to and explored North America in1178 may be even earlier… and yes, that is before Columbus.[4]

جین آئی سمتھ کے مطابق کولمبس کی دریافت سے 200سال پہلے، مسلمان سپین اور افریقہ کے شمالی مغربی ساحل سے شمالی و جنوبی امریکہ کی طرف بحری سفر کے ذریعے جاتے تھے۔[5] اس کی وجہ یہ ہے کہ سپین پر طویل عرصہ حکومت اور سمندری سفروں کی وجہ سے انھیں ان راستوں کا تجربہ بھی تھا،اور اندلس حکمرانی کے دوران تمام علوم وفنون میں مسلمانوں کا ایک نام تھا۔کچھ سکالرز کے مطابق کولمبس کی دریافت کے وقت افریقی ومقامی مسلمان جنوبی امریکہ کے شمالی علاقوں اور ویسٹ انڈیز کے جزیروں میں بھی رہایش پزیر تھے۔[6] یہ بات تاریخی طور پر مستند ہے کہ چینی مہم جو مسلمانوں کے بعد افریقی مسلمانوں نے سب سے پہلے امریکہ کی سرزمین پر قدم رکھا،جنھوں نے نہ صرف امریکہ کو دریافت کیا بلکہ حبشی رنگ والے امریکیوں سے شادیاں بھی کیں؛ان سے ہر قسم کے تعلقات استوار کیے۔اکمل علیمی کے مطابق امریکہ میں 1933ء میں ایک کتاب انگریزی زبان میں شائع ہوئی جس کا نام "امرائے ختن۔ " تھا۔اس کتاب میں ایک قدیم چینی مخطوطہ کا ذکر ہے۔سونگ دستاویز کے مطابق چینی مہم جو1178ء میں مولان پی تک چلے گئے تھے،جو امریکہ کا پرانا چینی نام ہے۔پلورلزم پروجیکٹ کی ویب سائیٹ کے مطابق

---

[2] James A. Beverly, *Islamic Faith in America* (New York , 2003), 19.

[3] Catherine L. Albanese, America: Religions and Religion (Boston :Wadsworth,2013), 215.

[4]Asma Gull Hasan, *American Muslims :The New Generation* (New York :The Continuum International Group, 2002), 17

[5] Jane I. Smith, *Islam in America* (New York: Columbia University press, 1999), 50.

[6] Irum Gul, *Islamic Movement in the U.S.A* (Lahore: Islamic Publications,2002),46

چینی ذرائع ابلاغ نے سنگ دستاویزات میں یہ بات درج کی ہے کہ مسلمان ملاحوں نے ایک سرزمین کی طرف سفر کیا جس کا نام مولان پی ہے، جس کو کچھ مسلمان امریکی براعظم کے نام سے جانتے ہیں۔[7]

یہ مخطوطہ ظاہر کرتا ہے کہ امریکہ میں مسلمانوں کی آمدورفت کولمبس سے کتنی پہلے تھی اور مسلمانوں کا تعلق اس سرزمین سے کتنا قدیم ہے! 2015ء میں کئی مسلمان عرب ممالک سے تارکین وطن بن کر بحری راستوں کے ذریعے یورپ، امریکہ اور کنیڈا گئے ہیں، کیونکہ داعش نے خاص طور پر شام اور عراق میں انتہائی قسم کی بے چینی پھیلا رکھی تھی۔ تارکین وطن کا اس انداز میں جانا اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ مسلمان اپنے عروج کے دور میں بھی یہ بحری راستے بآسانی استعمال کرتے تھے، کیونکہ اس دور میں مسلمان ماہر فلکیات بھی تھے اور اعلی درجے کے نقاش بھی۔ مالی کے بادشاہ ابو بکر دوم نے 1311ء میں سپین کے راستے امریکہ کی طرف 200 بحری جہاز سفر کرائے۔[8] ان جہازوں کا مقصد نئے علاقوں کی دریافت، ان کے ساتھ تجارتی لین دین اور اسلام کی اشاعت تھی۔ افریقی مسلمانوں کی امریکی علاقوں میں آمدورفت جاری رہتی تھی اور کئی نے مقامی امریکیوں سے شادیاں کیں؛ وہاں پر تجارتی مراکز قائم کیے اور اپنی دستکاریوں کو بھی متعارف کرایا۔[9] اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ امریکہ کی طرف مغربی افریقہ کے لوگوں کا سفر سرکاری و غیر سرکاری دونوں ذرائع سے جاری تھا۔ لیکن مسلمانوں کی امریکہ دریافت کو عالمی پذیرائی نہ مل سکی، کیونکہ ان علاقوں میں مسلمان زوال کا شکار ہو رہے تھے، یا مسلمانوں کے ہاں اس دریافت کی کوئی اہمیت نہیں تھی۔ مسلمانوں کی اندلس سے جب آٹھ سو سالہ حکومت ختم ہوئی تو کئی اہل اسلام کو کیریبین جزیرے کی طرف زبردستی دھکیل دیا گیا، جو موجودہ امریکہ کا جنوبی حصہ ہے۔ یوں اس ملک میں ابتداء ہی سے مسلمانوں کا کردار شروع ہو گیا۔[10]

افریقی مسلمان غلام

مسلمانوں کی آمد سے قبل امریکہ کی سرزمین پر ریڈ انڈین آباد تھے۔ 1530ء میں ہسپانوی تاجروں نے مغربی افریقہ سے غلاموں کی درآمد کا سلسلہ شروع کیا۔ گویا امریکہ کی سرزمین پر ان لوگوں کو غلامی کی زنجیریں پہنائی گئیں، جن کے آباؤاجداد نے سب سے پہلے امریکہ دریافت کیا تھا۔ ہسپانوی تاجر ایک کروڑ سے زائد افریقیوں کو غلام بنا کر لائے، ان غلاموں میں 30 فیصد مسلمان تھے۔ امریکہ میں ان غلاموں کو سفید فاموں کے مقابلے میں ہمیشہ اخلاقی اور ذہنی طور پر گھٹیا گردانا جاتا اور اسی بات کو ان کی غلامی کا جواز بنایا جاتا۔ ان مظلوم افریقیوں کو مارا پیٹا جاتا، ان کے کپڑے اتار لیے جاتے اور لوہے کی زنجیر ڈال کر سب کو ایک ساتھ ہانکا جاتا۔ تخمینہ لگایا گیا ہے کہ افریقی غلاموں میں سے دس سے 15 فیصد مسلمان تھے۔[11] سیاہ فام افریقی غلاموں نے مشکل حالات میں بھی اسلام کا دامن نہ چھوڑا بلکہ حسبِ توفیق اسلام کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کی۔ محققین

---

[7] Harvard University, "The Pluralism Project" Accessed Oct 26,2016. https: www. pluralism.org/islam.

[8] Beverly, *Islamic Faith in America,* 19.

[9] Smith, *Islam in America,* 50.

[10] Smith, *Islam in America,*50.

[11] Beverly , *Islamic Faith in America,*19.

کے مطابق امریکہ میں سب سے پہلے گندم کی کاشت کرنے والا ایک سیاہ فام مسلمان غلام تھا۔ بیورلے نے اس کی کاشت کا سال بھی اپنی کتاب میں درج کیا ہے۔ اس کے الفاظ ہیں:

> One Black Muslim named Estevanico (c.1503-1539) was the first non-Indian to reach present day Arizona and New Mexico. It has been suggested that he planted the first crop of wheat in 1539.[12]

> ایک سیاہ فام مسلمان جس کا نام ایسٹی وانیکو (1503 تا 1539ء) تھا، وہ پہلا غیر انڈین تھا جو یہاں موجودہ ایریزونا اور نیو میکسکو پہنچا تھا۔ کہا گیا ہے کہ یہ وہی شخص ہے جس نے 1539ء میں گندم کی پہلی فصل کاشت کی تھی۔

افریقی مسلمان غلاموں میں ایوب بن سلیمان ڈیالو 1731ء میں امریکی کالونیوں میں سخت محنت کر رہا تھا۔ اس کے پاس مسجد تھی نہ عبادت گاہ۔ وہ دوسرے غلاموں کی طرح مذہبی رسومات ادا کر رہا تھا۔ جاب بن سلیمان ڈیالو حبشی و دیگر زبانوں کے علاوہ عربی لکھنا پڑھنا جانتا تھا۔ فرار ہونے پر جب جاب بن سلیمان کو جیل میں ڈالا گیا تو کثرت سے عبادت اور بلند آواز سے ذکر کرتا ، حتیٰ کہ بلیوایٹ Blueet اس کی عبادت سے متاثر ہوا۔[13] یوں جاب کو معافی نامہ و وطن واپسی کی اجازت مل گئی۔ ڈیالو نے عربی میں اپنے والد کو خط لکھا جو ایک اعلیٰ انگریزی افسر نے دیکھ لیا۔ اس افسر نے 1734ء میں ڈیالو کو اپنے وطن افریقہ جانے کی اجازت دے دی۔ ڈیالو امریکہ میں پہلا مسلمان ہے، جس نے قومی و عالمی سطح پر اپنی و اسلام کی پہچان کرائی اور وہ واحد غلام ہے جس کو اس کے وطن واپس بھیجا گیا۔[14] حالت غلامی میں بھی اس نے مذہبی رسومات و عبادات میں کمزوری نہ دکھائی۔

ریاست جارجیا کے جزیرے سیپیلو میں ایک باعمل مسلمان بلالی محمد رہتا تھا۔ غلامی کی حالت میں بھی اس کے پاس قرآن تھا۔ یہ اٹھارویں صدی کا وسط تھا۔ بلالی کے سر پر کپڑے کی ٹوپی تھی۔ اس کے پاس جائے نماز اور دانوں والی تسبیح بھی رہتی۔ بلالی نے ایک عربی مسودہ جارجیا کے وزیر کو بھیجا، جس میں وضو کا اسلامی طریقہ اور چند نصیحتیں تھیں۔[15] بلالی کے جزیرے اور اس کے خاندان میں کافی عرصے تک اسلام کے آثار مشاہدے میں آتے رہے۔ ان غلاموں میں سے ایک یاروماموت (Yarrow Mamout) ہے، جو 1720ء امریکہ لایا گیا۔ اس کے آقا نے مکان بنانے کے لیے اس کو اینٹوں کا کام دیا جو اس نے تھوڑے عرصے میں پورا کر دیا۔ آقا نے خوش ہو کر اس کو 1796ء میں آزاد کر دیا۔[16]

---

[12] Beverly , *Islamic Faith in America* ,19.

[13] Jonathan Curiel , *Islam in America* (New York :I.B.Tauris& Co.Ltd, , 2015),3.

[14] Curiel , *Islam in America*,3.

[15] Curiel *, Islam in America*,4.

[16] Kambiz Ghanea Bassiri, *A History of Islam in America: From the New World to the New World Order* (New York: Cambridge University Press,2010),60.

سکالر عمر بن سعید (1864-1770) کو عیسائیت کی طرف مختلف انداز میں دعوت دی گئی لیکن عمر اپنے دین پر قائم رہا اور عیسائی حکمرانوں کی پیش کشوں کو ٹھکراتا رہا۔ عبد الرحمان بن ابراہیم افریقی غلام کو مراکش حکومت کی وجہ سے چالیس سال بعد امریکی غلامی سے نجات مل گئی، کیونکہ ابراہیم عربی لکھنا پڑھنا جانتا تھا اور حکمران گھرانے سے تعلق رکھتا تھا۔ ابراہیم نے عربی زبان میں ہی سفارتی تعلقات قائم رکھے جو بار آور ثابت ہوئے اور 1829ء میں لائبیریا واپس چلا گیا۔

سترھویں صدی تا انیسویں صدی سب سے بڑی کھیپ مسلمانوں کی افریقی غلاموں کی صورت میں آئی۔ افریقہ کے مغربی ساحل سے سیاہ فام لوگوں کو غلام بنا کر امریکہ کی تیرہ نو آبادیاتی بستیوں میں لایا گیا۔ یہ افریقی اسلامی ممالک گھانا، نائجر، برکینا فاسو، ایری کوسٹ اور الجیریہ وغیرہ ساحلی ممالک شمار ہوتے ہیں۔ ان غریب ممالک سے زبردستی سیاہ فام لوگوں کو پکڑا گیا اورامریکہ کی سرزمین پر ان کو غلام بنا کر بھیج دیا گیا اور ان پر طرح طرح کے مظالم ڈھائے گئے۔ ان غلاموں میں جو مسلمان تھے، ان کو زبردستی عیسائی بھی بنایا گیا۔ کئی صحافی و سکالرز اس بات پر متفق ہیں کہ افریقی غلاموں جو امریکہ لائے گئے، ان میں سے ہر پانچواں مسلمان تھا جو آخر کار عیسائیت میں داخل ہوتے گئے۔[17]

بعض مؤرخین نے امریکہ میں سیاہ فام مسلمان غلاموں کی تعداد 10 سے 50 فیصد بتائی ہے۔[18] اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ شمالی افریقہ میں آج (2021ء) بھی تقریباً 62 فیصد لوگوں کا مذہب اسلام ہے۔ امریکہ میں مسلمان غلاموں کو زبردستی عیسائی بنانا، مہذب قوموں کے نزدیک ایک انتہائی شرمناک اور ظالمانہ عمل تھا۔ اس نو آبادیاتی دور میں اس عمل کو بعض لوگوں نے انتہائی برا اور ناپسندیدہ کہا اور غصے کا اظہار بھی کیا مگر سفید فام لوگ کی اکثریت اس ظلم کو اپنے انصاف کا ایک حصہ سمجھتے تھے تاکہ ان غلاموں کی تجارت آسانی کے ساتھ جاری رہے اور ان کے مقاصد پورے ہوتے رہیں۔ دوسری بات، غلاموں کا عیسائیت کی طرف جانا، اگرچہ کچھ کالونیوں میں بنیادی طور پر غصے سے ہوا، لیکن عام طور پر اس کی تعریف کی جاتی کیونکہ انجیل کی تبلیغ غلاموں کی تجارت کے لیے سفید فام کے عدل کا لازمی حصہ تھی۔[19] عیسائیت اور انجیل کی تبلیغ کے باوجود جو غلام پختہ اسلامی عقائد رکھتے تھے وہ حضرت محمد ﷺ کو آخری نبی مانتے اور اسی پر ایمان رکھتے۔ اس کے ساتھ ساتھ حضرت عیسیٰ و حضرت موسیٰ علیہما السلام کی رسالت پر یقین رکھتے۔ البتہ کئی غلام ظلم و ستم کے گرداب میں پھنس کر عیسائیت کو گلے لگا بیٹھے یا مصلحت اختیار کر کے عیسائیت کا اظہار کیا۔ ان غلاموں میں سے کئی مسلمان عربی لکھنا پڑنا جانتے تھے۔ بوقتِ ضرورت قرآنی آیات کا حوالہ دیتے اور مذہبی قانون کے ماہر تھے۔ بلکہ بعض تو ٹیچر اور موسیقار تھے۔[20]

ان مسلمانوں نے خون پسینے کی کمائی سے اپنے مالکوں کی زراعت کو چار چاند لگا دئے اور ان ظالم آقاؤں نے ان غریب مسلمانوں کی قوت کا ظلم و ناانصافی کے ساتھ خوب استحصال کیا۔ یہ حیران کن بات ہے کہ امریکی مورخوں نے ان افریقی غلاموں کی محنت

---

[17] Hassan , *American Muslims* ,17.

[18] Harvard University, "The Pluralism Project", the-first-american-muslims." Accessed Oct 26,2016. https: www. pluralism.org/islam.

[19] Genieve Abdo, *Mecca and main street: Muslim Life in America After 9/11*(New York: Oxford University Press, 2006), 67.

[20] UMA's Mission, Accessed Dec 12,2015. https: www.umanet.org /Early American Muslims.

وکوشش کو یکسر نظر انداز کیا۔ حالانکہ ان لوگوں نے امریکہ کی معیشت کو مستحکم کیا اور امریکی صنعتوں کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا۔[21] افریقی امریکی مسلمانوں نے امریکی افواج میں سپاہی بن کر جنگ آزادی اور سول وار میں حصہ لیا۔ 1812ء کی سول جنگ میں افریقی مسلمانوں نے امریکہ کی طرف سے بھرپور حصہ لیا۔ اس طرح جنگ عظیم اول اور دوم میں ان مسلمان سپاہیوں نے اپنے ملک کی خاطر قربانیاں دیں۔[22] آج (2021ء) میں بھی امریکی فوج میں مسلمانوں کی اچھی خاصی تعداد موجود ہے، جو ہزاروں میں بتائی جاتی ہے بلکہ مسلمان فوجیوں کے مذہبی لوازمات کی ادائیگی کے لیے امام کا تقرر بھی عمل میں لایا گیا ہے۔ امریکی سینٹ اور ایوان نمائندگان میں اماموں نے باجماعت نماز ادا کرائی ہے۔ گزشتہ دسمبر میں امریکی مسلح افواج میں بھی مسلمان فوجیوں کے لیے باقاعدہ ایک امام کو بھرتی کیا گیا۔[23]

امریکی مؤرخین کے نظر انداز کرنے کے باوجود امریکہ میں مسلمانوں کے اہم اور مؤثر کردار کو نہیں بھلایا جاسکتا، جن کی تاریخ امریکہ میں بہت پرانی ہے۔ امریکہ میں ریلوے، صنعت اور زراعت کی بنیاد ڈالنے والے مسلمان ہی ہیں۔ امریکہ کے سابقہ صدر بارک حسین اوبامانے کئی مواقع پر اسلام اور مسلمانوں کی تعریف کی ہے اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ اس کے آباء واجداد میں اسلام کی روشنی کافی عرصے تک چمکتی رہی ہے۔ اوبامانے امریکہ میں اسلام اور مسلمانوں کی تاریخ اور اہمیت کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ کی دریافت اور اس کی تعمیر میں مسلمانوں کا بڑا اہم کردار ہے، اور اسلام کے اثرات امریکہ کی رگ رگ میں موجود ہیں۔[24] صدر اوبامانے امریکہ میں اسلام کے قدیم کردار کی تعریف کی۔ جس طرح بعض سکالرز نے دعوٰی کیا کہ امریکی دریافت کا سہرا مسلمانوں کے سر ہے۔ اس کانفرنس میں اوبامانے اس بات کا اعتراف کیا کہ امریکی دریافت میں مسلمانوں کا بڑا حصہ ہے۔ امریکہ میں مہاجر مسلمانوں کی آمد انیسویں صدی کے درمیان اور آخر میں شروع ہوئی۔ ان کے ابتدائی مقاصد میں یہ تھا کہ امریکہ سے کچھ مال کمائیں گے اور پھر وطن کو واپس لوٹ جائیں گے۔ مہاجر مسلمانوں کی اولادوں نے آکر امریکہ میں کسان، تاجر اور فیکٹری مزدور کے طور پر کام کیا۔ اس ملک میں ریلوے کا جال بچھایا۔[25]

سفید فام مسلمان

کئی امریکی آباء واجداد، اسلام سے واقفیت رکھتے تھے، امریکہ کے تیسرے صدر تھامس جیفرسن (1743-1826) کے پاس قرآن کریم کا ایک نسخہ بھی تھا،[26] لیکن انھوں نے اسلام قبول نہیں کیا۔ شمالی افریقہ کے باربر قبائل سے تعلق رکھنے والے ملک

---

[21] UMA's Mission, Accessed Dec 12,2015. https: www.umanet.org /Early American Muslims.

[22] UMA's Mission, Accessed Dec 12,2015. https: www.umanet.org /Early American Muslims.

[23] امان اللہ چوہان، "اسلام امریکہ میں تیزی سے پھیل رہا ہے۔"، ہفت روزہ میگزین روزنامہ پاکستان، مجلہ 18، 26 فروری 1994ء، 9۔

[24] Ben Shapiro, Breithbart News " Fox Nation" 22 feb,2015. Accessed March 02,2015. https://nation.foxnews.com./Bark Ubama.

[25] Kemberlee Kay , Ubama speech, Saturday, Feb 21,2015. Accessed March 05,2015. https:// Legalinsurrection.com./Bark Ubama.

[26] Karam Dana ,*Islam in America, in the Lawrence Pintak,* Islam for Journalists (USA: Columbia, 2013),104.

ٹرائی پولی(موجودہ لیبیا کا ایک علاقہ) کے ساتھ امریکی جنگ 1801ء میں ہوئی جس کی وجہ سے کئی امریکی فوجی ٹرائی پولی قید خانے میں چلے گئے۔ کچھ امریکی فوجیوں نے اسلام سے وابستگی کا اظہار کیا، جس کی وجہ سے ان کو غدار بھی کہا گیا۔ ان میں سے ایک ہیگ زائمر(Heximer) ہیں جس نے مسلمان ہونے کا اعلان کیا، جو امریکہ میں سفید مسلمانوں کے اولین افراد میں شمار ہوتے ہیں۔[27] الیگزنڈر رسل ویب ایسے سفید امریکی مسلمان ہیں، جنھوں نے عالمی سطح پر اسلام کی قبولیت کا اعلان کیا۔ 1887ء میں ان کو منیلا(فلپائن) میں امریکہ کی طرف سے قونصل مقرر کیا گیا۔ اسی مقام پر رہتے ہوئے انھوں نے اسلام اور مشرقی فلسفے کا مطالعہ کیا۔ قبولِ اسلام کے بعد انھوں نے اسلامی دنیا کا وسیع اور طویل دورہ کیا اور باقی زندگی اشاعتِ اسلام کے لیے وقف کر دی۔ 1916ء میں ویب نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ اس نے "دی مسلم ورلڈ"[28] کے نام سے جو رسالہ جاری کیا اسے شمالی امریکہ میں تمام جدید اسلامی لٹریچر کا پیشرو سمجھا جاتا ہے۔ اس رسالے کے پہلے صفحے پر میناروں والی مسجد کی تصویر تھی جس کے نیچے ویب کا مقصد درج تھا: "امریکہ میں اسلام کی روشنی کو پھیلانا"۔ جوناتھن کرل رسل ویب کی تبلیغی مساعی کے بارے لکھتا ہے:

> Web described himself as a missionary who was going to introduce Americans to practical Islam…an Islam that he said was sensible, pure, everyday religion which we[he and other US followers]believe to be far superior to Christianity.[29]
>
> ویب نے اپنے آپ کو مبلغ کہا جو امریکیوں کو عملی اسلام سے متعارف کرانے لگا ہے... ایک ایسا اسلام جو اس نے کہا: زود فہم، خالص اور روزمرہ زندگی کا دین ہے جو ہمارے (وہ اور اس کے امریکی ساتھی) یقین کے مطابق عیسائیت سے بہت اعلیٰ ہے۔

11 دسمبر 1893ء کو امریکی اسلام میں ایک بڑی تبدیلی کا موقع تھا۔ اس سے پہلے سفید فام نے کبھی اسلام سے اتنا تعلق ظاہر نہ کیا تھا، بلکہ امریکہ میں اسلام کو عیسائیت کا دشمن، عثمانیوں اور افریقی باربر قبائل کا مذہب سمجھا جاتا تھا۔ نیویارک میں ویب رسل پگڑی باندھے، چہرے پر داڑھی، چغہ پہنے ہوئے، اپنے دو ساتھیوں لانٹ Lant اور نباکوف Nabakof کے ساتھ مل کر، اسلام کی اشاعت کی کوشش کر رہا تھا۔[30] اگرچہ کوئی اسلام نہ لائے مگر ویب نے حیران کن تبدیلی پیدا کر دی۔ ویب کے پاس قومی و عالمی پلیٹ فارم تھے، جس سے وہ اسلام کی اشاعت کر رہا تھا۔[31] ویب کے مطابق اسلام کے اندر خوبیاں ہیں کہ یہ

---

[27] Richard Zacks, *The Pirate Coast: Thomas Jefferson, the First Marines and the Secret Mission of 1805* (New York,2005),275.

[28] Umar F.Abd-Allah, *A Muslim in Victorian America: The Life of Alexander Russell Webb* (New York,2006),170.

[29] Curiel ,*Islam in America,* 15.

[30] Curiel, *Islam in America,*15.

[31] Muhammad Webb's Mission: To Establish the Faith of Islam Here', *New York Times,* 25 Feb 1893.

امریکہ میں عیسائیت کی جگہ لے لے گا۔ ویب نے اخبارات، ٹی وی، ریڈیو پر اسلام کی خوب تشہیر کر کے اس کی صحیح تصویر پیش کی، جس کی وجہ سے امریکی عوام کے ذہن میں یہ بات بیٹھ گئی کہ اسلام کوئی عام مذہب نہیں بلکہ ایک خاص دین ہے، جس کا مزید مطالعہ کرنا چاہیے۔ 1893ء کی مذہبی ورلڈ پارلیمنٹ میں ویب نے نہ صرف امریکی اسلام، بلکہ عالمی اسلام کی نمائندگی کی اور کہا کہ دنیا کا ہر مسلمان جانتا ہے کہ اسلام ہی آخر کار ساری دنیا کا مذہب ہو گا۔[32] اس کے علاوہ انھوں نے اسلام کے مطابق کثرت ازدواج کے حق میں دلائل دیے کیونکہ امریکی انتظامیہ، مورمونز (Mormons)[33] کی طرح مسلمانوں کے داخلے پر پابندی کی آرزومند تھی۔ ویب اور اس کے بعد جو ہزاروں سفید فام امریکی مسلمان ہوئے وہ عام طور پر نظریہ تثلیث کے ابہام کی وجہ سے، عیسائیت سے بیزار ہو گئے، اور اسلام کے صاف ستھرے عقیدے کو دیکھ کر، اس سے وابستہ ہو گئے۔

امریکی مسلمانوں کی پہلی مسجد

سیڈار ریپڈ لووا کے مسلمان کہتے ہیں کہ ان کی مسجد 1886ء میں Lowa میں تعمیر ہوئی جو امریکی براعظم میں پہلی مسجد ہے۔ اس کے علاوہ شام سے آنے والے مسلمانوں نے 1934ء میں اس مسجد کو از سر نو تعمیر کیا پھر بھی اس مسجد کو The Mother Mosque کہا جاتا ہے۔[34] سابق صدر اوبامہ کے مطابق 1890ء میں پہلا اسلامی سنٹر قائم ہوا، یوں کہ نارتھ ڈکوٹہ میں پہلی مسجد تعمیر کی گئی۔[35] البانی مسلمانوں نے 1915ء میں (بڈ فورڈ) میانی میں مسجد تعمیر کی جب کہ ہائی لینڈ پارک (مشی گن) میں 1919ء میں مسجد تعمیر ہوئی۔[36] جب کہ جنیو ابڈو نے لکھا ہے کہ نوبل ڈریو علی (-1886 1929) نے 1913ء میں نیو جرسی میں ایک عبادت گاہ کی بنیاد رکھی۔[37] چرچ کی طرز پر مسجد کو ٹیمپل کہا گیا جب کہ 1924ء میں مقامی شیعہ مسلمانوں نے اسلامی مرکز بنایا جس کا نام "العصر الجدید" رکھا۔ اس طرح امریکی سرزمین پر 1930ء میں 19 مساجد، 1960ء میں 230 مساجد جب کہ 1980ء میں 600 مساجد تھیں۔[38]

نیشن آف اسلام

1913ء میں نیو جرسی میں ٹیمپل کی بنیاد رکھ کر نوبل علی نے اعلان کیا کہ دراصل افریقی امریکی لوگ مورش (حبشی) تھے اور ثقافت کے لحاظ سے مسلمان تھے۔ علی کی کوشش ایک عبادت گاہ تھی لیکن دراصل مسجد ایک ایسی جگہ ہے جو متعلقہ کمیونٹی کو

---

[32] Curiel, *Islam in America*,19.

[33] مورمونز عیسائیت میں صوفی گروہ ہے جو کثرت ازدواج کا حامی ہے جس کی وجہ اس گروپ کو مشکلات کا سامنا بھی کرنا پڑا۔

[34] Harvard University, "The Pluralism Project." Accessed Oct 26,2020.

[35] Ben Shapiro, Breithbart News " Fox Nation" 22 feb,2015. Accessed March 02,2015. https://nation.foxnews.com./Bark Ubama.

[36] Nahid Afrose Kabir, *Young American Muslims: Dynamics of Identity* (Edinburg: Edinburg University Press,2013),13.

[37] Genieve Abdo, Mecca and Main Street,7.

[38] "A Brief History of Islam in the United states". Accessed Dec 14, 2014. https:www.colostate.edu/orgs/MSA/find-more/iia.html

آپس میں اکٹھا کرنے کا سبب بنتی ہے۔نوبل ڈریو علی کے بعد مسلمان کے مختصر اجتماع کو دیکھ کر فرد محمد(1877-1934)جو ترکی یا ایرانی النسل تھے[39]، نے مزید مسلمانوں کو ایک مضبوط کمیونٹی بنانے کے لیے یہ دعویٰ کر دیا کہ دراصل افریقی امریکی ،مسلمان تھے مگر ان کو زبردستی دوسرے مذہب کی طرف تبدیل کیا گیا،اس لیے اب ان کو،ان کی اصل اسلام کی طرف آجانا چاہیے۔فرد نے کہا کہ میری ماں یورپی ہے اور باپ عربی ہے،اور میری پیدائش مکہ میں ہوئی ہے۔[40] مزید اس نے اعلان کیا کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے شہر مکہ سے،اپنا سفیر بنا کر بھیجا ہے۔جنیوا ایڈو نے اس کے بارے یوں لکھا ہے کہ دو دہائیوں کے بعد ولی محمد فرد جو ایک ریشم بیچنے والا تھا،نے دعوی کیا کہ اللہ نے اسے پاک اسلامی شہر مکہ سے بھیجا ہے تاکہ سیاہ فام امریکیوں کی حفاظت کروں۔[41] سیاہ فاموں کے جذبے کو دیکھتے ہوئے ولی فرد محمد نے ان کے حقوق کی حفاظت کے لیے ایک تحریک شروع کر دی جس کا نام "نیشن آف اسلام" رکھا۔جس کو علائیجاہ محمد(1975-1897)نے مزید مضبوط کیا۔نیشن کے بانی فرد محمد اور علائی جاہ محمد نے ایک سیاسی و مذہبی منصوبہ کی بنیاد رکھی تاکہ افریقی امریکی لوگوں کو اپنی کھوئی ہوئی عظمت مل سکے،جو ان سے غلامی دے کر چھن گئی تھی۔اس تنظیم کا مقصد یہ تھا کہ ان کو غربت سے نکالا جائے اور ذہنی و جسمانی طور پر آزادی کی دولت مل جائے۔1933ء میں "نیشن آف اسلام" کا باقاعدہ آغاز ہوا جس میں لاکھوں سیاہ فام غلام شامل ہوئے۔البتہ اس تنظیم کا لیڈر "الائیجاہ محمد" اپنے آپ کو مہدی اعظم کہتا تھا۔نوبل ڈریو علی کے اقوال اس کا نظریہ تھے کہ اسلام صرف سیاہ فام لوگوں کا مذہب ہے اور گورے شیطان کی اولاد ہیں۔[42]

نوبل ڈریو کے بے شمار ایسے اقوال اسلام کی حقیقی تعلیمات سے ٹکراتے ہیں۔"نیشن آف اسلام" کے عقائد مختصر تھے لیکن سیاہ چرچ سے لیے گئے تھے۔نیشن نے بہت ترقی کی لیکن علائی جاہ کے جنسی تعلقات کے بارے غلط تعلیمات نے اس کو ماند کر دیا۔[43] مالکم ایکس(65-1925)جس کا اسلامی نام ملک الشہباز تھا،الائیجاہ کا شاگرد تھا۔جب انھوں نے کوشش کی کہ اس کے استاد کا قبلہ درست ہو جائے مگر نتیجہ منفی نکلا اور مالکم ایکس کو سازش کے ذریعے 1965ء میں موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔[44] یاد رہے مالکم ایکس نے جیل ہی میں "نیشن آف اسلام" کی دعوت پر اسلام قبول کیا تھا۔انھوں نے حج کی ادائیگی کے بعد "نیشن" سے ہٹ کر امریکہ میں جمہور اسلام کو روشناس کرایا۔مالکم ایک بہت اچھے مقرر اور مبلغ تھے۔ان کی تقاریر نے شیطانی قوتوں کو کافی زک پہنچائی۔ان کی تبلیغ سے متاثر ہو کر نیشن کے بہت سے ارکان جمہور اسلام کی طرف آ گئے۔خود علائی جاہ محمد کے بیٹے وارث دین محمد نے بھی نیشن کے عقائد چھوڑ دیے اور جمہور اسلام کا راستہ اختیار کر لیا۔1975ء میں الائیجاہ کی وفات کے

---

[39] Hadad Yvonne Yezback , A *century of Islam in America* (Reprinted from Hamdard Islamicus Vo . XXI,No.4,1997), 3.

[40] Curiel ,*Islam in America*,23.

[41]Abdo ,*Mecca and Main Street,* 8.

[42] Yezback , *A century of Islam in America,* 2.

[43] A Brief History of Islam in the United states". Accessed Dec 14,2014. https:www.colostate.edu/orgs/MSA/find-more/iia.html

[44] Curiel ,*Islam in America,* 34.

بعد لوئس فراخان نے وارث دین محمد سے علیحدگی اختیار کر لی اور 1978ء میں "نیشن آف اسلام" کو از سر نو مرتب کیا۔[45] علیحدگی کی وجہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ "سنی اسلام "افریقی امریکی مسلمانوں کی ضروریات کو پورا نہیں کر سکتا۔ در اصل اس بات کی آڑ میں وہ علائی جاہ محمد کے نظریات اور سیاہ فاموں کی نسل پرستی کو قائم رکھنا چاہتے تھے۔ فراخان نے اس تحریک کا نام "شمالی امریکہ کے ویرانے میں اسلام کی گمشدہ قوم کی بازیافت" رکھا۔ 2020ء میں البتہ فراخان کے نظریات کافی حد تک جمہور اسلام کے قریب ہیں۔[46] الائیجاہ محمد کی وفات کے بعد ان کے بیٹے وارث دین محمد نے اپنے باپ کے نظریات کو مسترد کر دیا اور اعلان کیا کہ اب نیشن آف اسلام کے ارکان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی رسول مانتے ہوئے، ان کی سنت کی پیروی کریں گے۔ یوں امریکی مسلمانوں میں مجدد کے لقب سے مشہور ہوئے۔

تارکینِ وطن

حاجی علی (1828-1902) کا تعلق شام (عثمانیہ) سے تھا۔ والد عیسائی عرب تھا۔ علی نے جوانی میں اسلام قبول کیا اور مکہ مکرمہ میں حج ادا کیا، یوں حاجی علی کہلایا۔[47] امریکی فوج نے علی کو 1856ء میں اونٹ کاروان کا لیڈر اور ٹرینر بھرتی کیا جس نے اپنی خدمات جنوبی مغربی صحرائی علاقے میں پیش کیں۔ اس مسلمان شتر سوار نے ایروزینا اور نیو میکسیکو کے علاقے دریافت کیے۔ امریکی افسران کے نزدیک علی کا نام Hi jolly تھا۔[48] 1880ء میں علی نے ایک غیر مسلم عورت سرنا (Serna) شادی کی۔ فوج کی خدمات کے بعد علی نے باقی عمر فلپ ٹیڈرو کے نام سے گذاری۔ جیسا کہ اس دور میں کئی تارکین وطن مسلمان، اسلامی نام کی بجائے عیسائی نام رکھ لیتے تھے تاکہ امریکہ میں رہائش و روزگار کی مشکلات پیش نہ آئیں۔[49] علی کی آمد سے امریکہ میں تارکین وطن کی ہجرت کا باقاعدہ سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ ہجرت میں امریکی پالیسیاں اور مہاجرین کے آبائی علاقوں کے سیاسی، سماجی اور معاشی حالات کا بڑا اثر رہا ہے۔ مسلمان مہاجرین کی پہلی لہر 1865ء سے 1910ء تک رہی جس میں کافی تعداد میں مسلمانوں امریکہ آئے جن کا تعلق عثمانیہ خلافت کے علاقے مشرقی یورپ اور مشرقِ وُسطیٰ سے تھا۔ ان تارکین وطن کی تعداد 40 ہزار تھی جن کا تعلق شام، ترکی، یمن، ہندوستان، پولینڈ، البانیہ اور دوسرے ممالک سے تھا۔[50] یہ مہاجرین مختلف رنگ، نسل اور زبان کے مالک تھے حتیٰ کہ مکتب فکر بھی جدا تھا۔ البتہ ان سب لوگوں کا بنیادی نقطہ نظر معاش تھا۔ اس وقت امریکی ہجرت پالیسی میں کاکیشیئن لوگوں کو ترجیح دی جاتی تھی چاہے رنگ جیسا ہو۔[51] البتہ ہندوستانی اور عرب مسلمانوں

---

[45] Bassiri, A History of Islam in America: From the New World to the New World Order, 289.

[46] Yezback , *A century of Islam in America* , 3.

[47] Hi Jolly Monument – Quartzsite, Arizona - Atlas Obscura."Accessed Nov 20,2020.https:www.atlasobscura.com/places/hi-jolly-monument.

[48] Curiel ,*Islam in America*,18.

[49] Curiel ,*Islam in America*,18.

[50] Curiel ,*Islam in America*,16.

[51] William Paul Dillingham, *Reports of the Immigration commission: Dictionary of Races of Peoples*(Washington: 1911),30

کے ساتھ سلوک امتیازی تھا۔[52] 1912ء میں ملک شام سے حسین خاروب آئے۔ حسین کے بھائی محمد خاروب نے ڈیٹرائٹ کے علاقے میں آٹو انڈسٹری لگائی جس میں مشرق وسطی کے لوگوں کو بھرتی کیا۔ نیز ہائی لینڈ پارک میں باقاعدہ مسلم مسجد (1921) بنائی جہاں مسلمانوں کی تعداد 16 ہزار تھی۔[53] خاروب سوسائٹی نے تمام مسلمانوں کو اسلام و عربی کی تعلیم دینی شروع کردی۔[54] 1921ء میں ہندوستانی احمدیت نے شکاگو میں اپنی پہلی مسجد بنائی جس کا ہدف سفید فام تھے، مگر کچھ سیاہ فام امریکی ہی ان کے حصے میں آئے۔ امریکہ میں اس کے پہلے مشنری محمد صادق تھے جس نے اسلام کا نام لیتے ہوئے نسل پرستی کے خاتمے کا نعرہ لگایا۔[55] 1934ء میں سیڈار ریپڈ لووا میں شامی مہاجر مسلمانوں نے مسجد کی از سر نو تعمیر کی جس کو Mother Mosque کہا جاتا ہے۔ 1924ء میں مقامی مسلمانوں نے ایک شیعہ اسلامی مرکز بنایا جس کا نام "العصر الجدید" رکھا۔[56]

تارکین وطن کی دوسری لہر پہلی جنگ عظیم کے خاتمہ پر شروع ہوئی مگر امریکی امیگریشن لا 1924ء کی وجہ سے تمام ممالک کے لیے ایک کوٹہ رکھا گیا جس میں مسلمانوں کی تعداد بہت کم رہی۔[57] جب کہ تیسری لہر جو کہ 1947ء تا 1960ء رہی۔ اس لہر میں بڑی تعداد میں مسلمان مشرق وسطی سے امریکہ آئے۔ یہ مہاجر مسلمان پہلوں کی نسبت زیادہ تعلیم یافتہ اور ہنر مند تھے اور امریکہ کے بڑے شہروں جیسے نیویارک، شکاگو میں رہایش پذیر ہوگئے۔[58] ہجرت کی چوتھی لہر 1965ء کے بعد شروع ہوئی اور ہجرت کوٹہ سسٹم میں تبدیلی کردی گئی۔ اس لہر میں ان لوگوں کو اجازت ملی جن کے رشتہ دار پہلے ہی امریکہ کے شہری تھے۔ اس کے علاوہ ہنر مند افراد جیسے ڈاکٹرز، انجینئرز کو ترجیح دی گئی۔ یوں 1990ء کی دہائی میں امریکہ میں چھ ہزار مسلمان ڈاکٹر موجود تھے۔[59] سری لنکا کے صوفی شیخ محمد رحیم باوا محی الدین کو پینسلوانیا یونیورسٹی کے طلبہ نے 1971ء میں امریکہ آنے کی دعوت دی۔[60] انھوں نے یہاں آکر صوفیانہ وعظ و نصیحت شروع کی یوں شیخ عبد القادر جیلانی کا پیغام امن و آشتی امریکہ آپہنچا۔[61] باوا محی الدین نے 1984 میں فلاڈلفیا میں مسجد و مرکز بنایا جہاں سے ہر خاص و عام مستفید ہونے لگا۔ تارکین وطن

---

[52] Dillingham, *Reports of the Immigration commission,*13.

[53] Sara F. Howel, *Inventing the American Mosque :Early Muslims and their Instituions in Detroit,1910-1980,PhD dissertation* (Michigan : Uuniversity of Michigan,2009),64.

[54] Howel, *Inventing the American Mosque* ,158.

[55] Jonathan Curiel ,Isalm in America, 26.

[56] Jonathan Curiel ,Isalm in America, 26.

[57] Jane I. Smith, Patterns of Muslim Immigration, in US Department of State, Office of International Information Programs, 'Muslim Life in America,' 15.

[58] Jane I. Smith , Patterns of Muslim Immigration,16.

[59] Haddad. Yvonne Yazbeck, Introduction: The Muslims of America, in Haddad, The Muslims of America (New York, 1991, OUP) , 4.

[60] Bassiri,*A History of Islam in America* ,300.

[61] سید اکمل علیمی، امریکہ میں اسلام (لاہور، جنگ پبلشرز، 1997ء)، 66۔

مسلمانوں کی امریکہ آمد سے اسلام واہل اسلام کو بہت تقویت ملی۔ اسلامی مراکز، اسلامی تنظیمیں اور اسلامی ادارے وجود میں آئے جس کی وجہ سے سفید فام اسلام میں بڑی حد تک اضافہ ہوا۔

بیسویں صدی

بیسویں صدی میں جب امریکہ نے حیرت انگیز صنعتی اور زرعی ترقی کی تو باقی ماندہ دنیا کو دودھ اور سونے کی سرزمین دکھائی دینے لگا۔ دنیا بھر کے لوگوں نے خواہش کی کہ اپنے آبائی وطن کو چھوڑیں اور امریکہ میں جا کر جلد آباد ہو جائیں، کیونکہ انھیں پورے براعظم شمالی امریکہ میں قیمتی موتی وجواہرات نظر آرہے تھے اور اس ملک کی وسیع سرزمین کنیڈا سے ارجنٹینا تک پھیلی ہوئی تھی۔ لوگوں کو اس ملک میں آزادی کے ساتھ ساتھ دولت کمانے کے وسیع مواقع بھی میسر تھے۔[62] ان دنوں مسلم ممالک میں معاشی سرگرمیاں کمزور اور محدود تھیں۔ کچھ ممالک برطانوی اور مغربی سامراج میں جکڑے ہوئے تھے جب کہ کئی ممالک خانہ جنگی کا شکار تھے۔ یہ الفاظ زبان زد عام تھے کہ امریکہ میں معاشی اور تجارتی مواقع وسیع پیمانے پر موجود ہیں، یوں اچھا معاشی مستقبل مسلمانوں کو امریکہ کھینچ لایا اور اسلام کی قوت میں بھی اضافہ ہونے لگا اور تاحال یہ سلسلہ جاری وساری ہے۔

امریکہ میں اسلام کی سرکاری اہمیت

1991ء میں امریکی ایوان نمائندگان نے ایوان کی کارروائی شروع کرنے کے لیے پہلی مرتبہ ایک مسلمان عالم دین کو قرآن کی تلاوت کے لیے بلایا۔ اس سے قبل صرف تورات اور انجیل کے محرف نسخوں سے تلاوت ہوتی تھی۔ امریکہ میں اسلام اور مسلمانوں کی صورت حال پیچیدہ ہے، لیکن انتہائی حوصلہ افزا ہے۔ امریکہ میں اسلام کو سرکاری طور پر 1952ء میں ایک مذہب کے طور پر تسلیم کیا گیا، جب مسلح افواج میں کام کرنے والے مسلمانوں نے وفاقی حکومت سے اپیل کی کہ انھیں بطور امریکی مسلمان شناخت دی جائے۔[63] جب اسلام بطور سرکاری مذہب تسلیم کر لیا گیا تو مسلمانوں کو مذہبی طور تحفظ مل گیا اور امریکہ کی طرف مسلمانوں کی ہجرت کا رجحان بڑھ گیا۔ اس ملک کے آئین کے مطابق ہر مذہب کے پیروکار کو آزادی اور قانونی تحفظ حاصل ہے۔ یوں امریکی آئین اور روزگار کے مواقع دیکھتے ہوئے مسلمانوں کی تعداد بڑھنے لگی۔ مقامی لوگ بھی اسلام قبول کر نے لگے۔ حالیہ برسوں میں اسلام کو سب سے زیادہ تیزی سے پھیلنے والا مذہب قرار دیا گیا ہے کیونکہ اپنی شہرت کی وجہ سے امریکی سوسائٹی کے کئی علاقوں میں پھیل رہا ہے۔[64]

عصر جدید

امریکی معاشرے میں اسلام کو پذیرائی مل رہی ہے۔ اسلامی تنظیمیں مختلف انداز میں اپنے دینی و فلاحی کاموں کو بڑھا رہی ہیں۔ اسلامی سنٹرز کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ اسلامی سنٹر میں مسجد کے ساتھ ساتھ، لائبریری، مدرسہ، جامعہ، فیونرل ہوم اور کچن تک موجود ہے۔ امریکہ میں اسلامی دعوتی سرگرمیاں تیز ہو رہی ہیں، جدید دعوتی ذرائع کا استعمال بھی ہو رہا ہے۔ 2012ء میں ایک مطالعہ کے مطابق مسلمانوں کی تعداد سات ملین تھی[65]، جو 2020ء میں دس ملین تک پہنچ گئی ہے۔ ان

---

[62]Dr. Ahmed Yousef , *American Muslims* ,16.

[63] Hassan ,American Muslims , 46.

[64] Yousef , *American Muslims*, 20.

[65] Karam Dana *,Islam in America, ,99.*

میں سے 16 فیصد شیعہ مسلمان ہیں جبکہ باقی84 فیصد سنی اسلام سے وابستہ ہیں۔کیلی فورنیا،نیویارک،لاس اینجلس اور ڈیٹرائیٹ،ایلی نائس(شکاگو)،نیوجرسی،انڈیانہ، مشی گن،ورجینیا،ٹیکساس،اوہائیو اور میری لینڈ میں مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے۔[66] اور سکالرز کہتے ہیں کہ بہت جلد اسلام امریکہ میں عیسائیت کے بعد دوسرا بڑا مذہب بن جائے گا کیونکہ نائن الیون کے بعد سفید فام لوگوں بھی اسلام کی طرف آرہے ہیں۔مسلمان مذہب کے علاوہ زندگی کے باقی شعبوں مثلاً سیاسی،معاشرتی اور معاشی میدانوں میں بھی آگے بڑھ رہے ہیں۔سال 2020ء میں امریکی جریدے فوربز نے چار سو امیر ترین امریکی اشخاص کی فہرست جاری کی ہے جس میں پاکستانی نژاد شاہد خان بھی شامل ہیں۔

امریکہ کے سیاسی میدان میں بھی مسلمان کا کردار نمایاں ہے کیونکہ 2000ء کے صدارتی الیکشن میں صدر بش کی جیت میں مسلمان ووٹ بڑا فعال رہا۔اس طرح حال 2020ءہی میں نیویارک کی انگیج ایکشن نامی تنظیم کا کہنا ہے"کہ ریاست مشی گن سے جو بائیڈن کی جیت میں مسلمان ووٹروں کا بڑا ہاتھ ہے۔مسلمانوں نے جو بائیڈن کی حمایت کا اعلان کیا جہاں ٹرمپ کو ڈیڑھ لاکھ ووٹوں سے شکست ہوئی"[67] مسلمانوں نے جو بائیڈن کی بھرپور حمایت کی،اس کام میں ایوان نمائندگان کی رکن الہان عمر نے اہم کردار ادا کیا۔امریکی معاشرے میں مختلف مسلمانوں کی سیاسی سوسائٹیاں کام کر رہی ہیں جو امریکی مسلمانوں میں سیاسی شعور بیدار رکھتی ہیں۔ امریکی تاریخ میں پہلی بار فلسطینی نژاد مسلم خاتون ریما ڈوڈین وائٹ ہاؤس کی قانون سازی کے امور کی ڈپٹی ڈائریکٹر بن گئی ہیں۔

خلاصۂ بحث

امریکی سرزمین پر اسلام کی آمد کولمبس سے پہلے ہوچکی تھی۔ چینی و ہسپانوی مسلمانوں کے آثار 1492ء سے قبل ملتے ہیں۔افریقی مسلمانوں اور ان کی تنظیم نے اس ملک میں اسلام کی جڑوں کو مضبوط کیا،اگرچہ ان کے نظریات میں کچھ ابہام رہا۔سفید فام مسلمان احمد رسل ویب نے بھی امریکہ میں اسلام کو خوب روشناس کرایا۔اس کے بعد تارکینِ وطن مسلمان اسلام کی باقاعدہ اشاعت و تقویت کا سبب بنے۔بیسویں صدی میں اسلامی دنیا سے امریکہ کی طرف مسلمانوں کی ہجرت بھرپور رہی،جنھوں نے اس ملک میں اسلامی سنٹرز کے علاوہ مساجد،مدارس،اسلامی فلاحی سیاسی تنظیمیں اور تعلیمی ادارے قائم کیے۔اب اکیسویں صدی میں مسلمان اس ملک کے مختلف شعبہ ہائے زندگی میں متحرک ہیں۔اسلام امریکی ادیان میں تیسرے نمبر پر نمایاں نظر آرہا ہے؛یہ امریکہ میں سب سے تیزی سے پھیلنے والا دین ہے۔اس مضمون سے واضح ہوتا ہے کہ امریکہ میں اسلام کی آمد کی تاریخ بہت قدیم ہے،اور اس ملک میں اسلام اور مسلمانوں کا مستقبل روشن ہے۔

---

[66] A Brief History of Islam in the United states". Accessed Dec 14,2014.https:www.colostate.edu/orgs/MSA/find-more/iia.html

[67] https://urdu.dunyanews.tv/6nov,2020. Accessed Nov06, 2014.